السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دو عورتیں ہیں جن میں سے ایک یا بیٹا ہے اور دوسری کی بیٹی اوران دونوں عورتوں نے ایک دوسری کے بچوں کو دودھ پلایا ہے تو دودھ پلانے والوں کے بھائیوں میں سے کون کون دوسری عورت کی بیٹیوں سے شادی کر سکتے ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب کوئی عورت کسی بچے کو دوسال کے اندر اندر پانچ معلوم رضعات یا اس سے زیادہ پلائے تو دودھ پینے والا بچہ اس کا بیٹا بن جاتا ہے اوراس کے شوہر یعنی صاحب لبن کا بھی بیٹا بن جاتا ہے اوراس عورت کی ساری اولاد خواہ وہ اسی صاحب لبن شوہر سے ہو یا کسی دوسرے شوہر سے ، وہ اس دودھ پینے والے بچے کے بہن بھائی بن جاتے ہیں اور صاحب لبن شوہر کی اولاد خواہ وہ اس دودھ پلانے والی بیوی کے بطن سے ہو یا کسی دوسری بیوی کے بطن سے ، وہ بھی اس دودھ پینے والے بچے کے بہن بھائی ہوتے ہیں ۔ اس دودھ پلانے والی عورت کے بھائی اس بچے کے ماموں ہوں گے اور صاحب لبن شوہر کے بھائی اس بچے کے چچا ہوں گے ۔ عورت کا باپ اس بچے کا نانا اور ماں نانی ہوں گے ، صاحب لبن شوہر کا باپ بچے کا دادا اور ماں دادی ہوگی کیونکہ سورہ انساء میں اللہ تعالی نے محرمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :

وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ (النساء۴/۲۳)

’’اور وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور رضاعی بہنیں (تم پر حرام کردی گئی ہیں) ‘‘

نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ ’’جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں ۔ ‘‘آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ’’صرف وہ رضاعت معتبر ہے جو دو سال کے اندر ہو۔‘‘ نیز صحیح مسلم میں حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ قرآن مجید میں دس معلوم رضاعت کے بارے میں حکم نازل ہوا تھا جن میں سے پانچ منسوخ ہوگئے اور جب نبی کریم ﷺ کا انتقال ہوا تو عمل اسی کے مطابق تھا، ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت ترمذی میں ہے جب کہ اس کا اصل صحیح مسلم میں ہے ۔

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]

صفحہ 383

محدث فتویٰ